[This question paper contains 2 printed pages.]

Your Roll No...............

K

Sr. No. of Question Paper	**:**	**5030**
Unique Paper Code	:	2142103501
Name of the Paper	:	Urdu Tanz o Mazah
Name of the Course	:	**B.A. (H) URDU**
Semester	:	V

Duration : 3 Hours　　　　Maximum Marks : 90

Instructions for Candidates

1. Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.

نوٹ: کل پانچ سوالوں کے جواب دیجیے۔ پہلا اور دوسرا سوال لازمی ہے۔ نمبر مساوی ہیں۔

۱۔ ذیل کے اقتباسات میں سے ایک کی تشریح سیاق وسباق کے ساتھ کیجیے:

(الف)

”مگر سیزر ہر اعتبار سے ہماری توقعات سے بڑھ کر نکلا۔ اس کا سراپا کھینچ کر ہم ناظرین کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ اس کے ڈیل ڈول کا سرسری سا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہمارے دیرینہ کرم فرما پروفیسر قاضی عبدالقدوس کی سالم ران اس کے منہ میں آجاتی تھی۔ اور یہ پروفیسر مذکور ہی نے بتایا کہ بندۂ خدا! تم نے بھی بڑا غضب کیا۔ تیرہ مہینے کا السیشن تو پورا پاٹھا کتا ہوتا ہے۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ تین مہینے سے زیادہ کا السیشن نہیں لینا چاہیے۔ اس پر مرزا نے یہ نمک چھڑکا کہ آنکھوں دیکھی بات ہے، کتے کی تندرستی اور نسل اگر مالک سے بہتر ہو تو وہ آنکھیں ملا کر ڈانٹ بھی نہیں سکتا۔ پھر یہ تو غیر معمولی طور پر خونخوار بھی نظر آتا ہے۔ ہم نے کہا، مرزا! تم خواہ مخواہ ڈرتے ہو۔ بولے، جو شخص کتے سے بھی نہ ڈرے، مجھے اس کی ولدیت میں شبہ ہے۔ ہم نے کہا مرزا! کتا اگر خونخوار نہ ہو تو پالنے سے فائدہ؟ پھر آدمی بکری کیوں نہ پال لے۔ بولے، ہاں! بکری کتے سے بدرجہا بہتر ہے۔ بڑی بات یہ کہ جب چاہو، کاٹ کر کھا جاؤ۔“

(ب)

”آنسو پونچھ کر اور دل کو مضبوط کر کے میز کے سامنے آبیٹھے، دانت بھینچ لئے، نکٹائی کھول دی، آستینیں چڑھا لیں، لیکن کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ کریں کیا؟ سامنے سرخ، سبز، زرد سبھی قسم کی کتابوں کا انبار لگا تھا۔ اب ان میں سے کون سی پڑھیں؟ فیصلہ یہ ہوا کہ پہلے کتابوں کو ترتیب سے میز پر لگا دیں کہ باقاعدہ مطالعہ کی پہلی منزل یہی ہے۔ بڑی تقطیع کی کتابوں کو علیحدہ رکھ دیا۔ چھوٹی تقطیع کی کتابوں کو سائز کے مطابق الگ قطار میں کھڑا کر دیا۔ ایک نوٹ پیپر پر ہر ایک کتاب کے صفحوں کی تعداد لکھ کر سب کو جمع کیا۔ پھر ۱۵/اپریل تک کے دن گنے۔ صفحوں کی تعداد کو دنوں کی تعداد پر تقسیم کیا۔ ساڑھے پانچ سو جواب آیا، لیکن اضطراب کی کیا مجال جو چہرے پر ظاہر ہونے پائے۔ دل میں کچھ تھوڑا سا پچھتائے کہ صبح

تین بجے ہی کیوں نہ اُٹھ بیٹھے لیکن کم خوابی کے طبی پہلو پر غور کیا۔ تو فوراً اپنے آپ کو ملامت کی۔ آخر کار اس نتیجے پر پہنچے کہ تین بجے اُٹھنا تو لغو بات ہے البتہ پانچ، چھ، سات بجے کے قریب اُٹھنا معقول ہوگا۔ صحت بھی قائم رہے گی اور امتحان کی تیاری بھی باقاعدہ ہوگی۔''

۲۔ ذیل کے شعری اقتباسات میں سے ایک کی تشریح کیجیے:

(الف)

رات اس مس سے کلیسا میں ہوا میں دو چار
ہائے وہ حسن وہ شوخی وہ نزاکت وہ ابھار
زلف پیچاں میں وہ سج دھج کہ بلائیں بھی مرید
قدر رعنا میں وہ چم خم کہ قیامت بھی شہید
آنکھیں وہ فتنۂ دوراں کہ گنہ گار کریں
گال وہ صبح درخشاں کہ ملک پیار کریں
گرم تقریر جسے سننے کو شعلہ لپکے
دلکش آواز کہ سن کر جسے بلبل جھپکے
دل کشی چال میں ایسی کہ ستارے رک جائیں
سرکشی ناز میں ایسی کہ گورنر جھک جائیں

(ب)

کجا یہ فطرتی جوش طبیعت
کجا ٹھونسی ہوئی چیزوں کا احساس
بڑی بی آپ کو کیا ہو گیا ہے
ہرن پہ لادی جاتی ہے کہیں گھاس
یہ اچھی قدر دانی آپ نے کی
مجھے سمجھا ہے کوئی ہرچرن داس
دل اپنا خون کرنے کو ہوں موجود
نہیں منظور مغز سر کا آماس
یہی ٹھہری جو شرط وصل لیلیٰ
تو استعفیٰ مرا با حسرت و یاس

۳۔ طنز و مزاح کے فن پر روشنی ڈالیے۔

۴۔ اردو شاعری میں طنز و مزاح کے عہد بہ عہد ارتقا پر اظہارِ خیال کیجیے۔

۵۔ پطرس بخاری کی مزاح نگاری کی اہم خصوصیات بیان کیجیے۔

۶۔ مضمون 'سویرے جو کل آنکھ میری کھلی' کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔

۷۔ رشید احمد صدیقی کی مزاح نگاری کی اہم خصوصیات پر روشنی ڈالیے۔

۸۔ مشتاق احمد یوسفی کے فکر و فن جائزہ لیجیے۔

۹۔ اکبرالہٰ آبادی کی شاعری کی امتیازی خصوصیات پر اظہارِ خیال کیجیے۔